پر بلاجواز ظالمانہ حملے کیے ۔ آپ نے بھی اپنے " پیش رو" کلنٹن کی طرح اس اعلان کی آڑ میں سی ٹی بی ٹی جیسے ذلت و رسوائی سے بھرپور معاہدے پر دستخطوں کے لیے پر تولے ہیں (جس سے آپ کو صرف چار ارب روپے کی بھیک مل تو جائے گی لیکن ہمیشہ کیلئے ملک کی خودداری اور حفاظت گنوا دی جائیگی)۔ یہ ملک میں جاری سیاسی، اقتصادی معاشی بحران سے توجہ ہٹانے کی خاطر اقدام کیا گیا ہے ۔ نیز آپ کے پیش کردہ شریعت بل کی تشریح حکومت کے " لائق وہونہار" مشیر اس انداز میں کر رہے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں خدانخواستہ ملک میں کوئی نیا " دین الٰہی" تو اکبر اعظم کی طرح تراشہ نہیں جارہا ۔ اگر آپ شریعت کے لئے اتنے مخلص ہیں تو پھر اس کے لئے راتوں رات عملی جدوجہد شروع کریں ۔ جیسا کہ آپ نے اپنے اختیارات بڑھانے کیلئے راتوں رات قانون میں ترامیم کیں ۔ آپ ملک کی تمام سنجیدہ دینی، مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ محض اعلانات اور ترامیم سے اسلام نافذ نہیں ہوسکتا ۔ بلکہ سب سے پہلے ملک میں طبقاتی نظام کو ختم کرنا چاہئیے ۔ اور ایک ایسا معاشرہ قائم ہونا چاہئیے جو کسی فرد واحد کی امریت کی زد سے باہر ہو ۔

محترم نواز شریف صاحب ! اسلام کیسے نافذ ہوسکتا ہے ۔ تو یہ ذرا پڑوسی ملک افغانستان جاکر طالبان کی شرعی حکومت ملاحظہ فرمائیں، جہاں پر حقیقی معنی میں آپ کو خلافت راشدہؓ کی جھلک دیکھنے کو ملے گی ۔

حکومت کے نفاذ شریعت کے اعلان پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے نہایت محتاط انداز میں ملا جلا رد عمل ظاہر کیا ہے ۔ جو شریک اشاعت کیا جارہا ہے ۔ جسمیں قرآن وسنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے پر تحسین بھی ہے اور خدشات بھی ۔ پھر ابھی سے ان خدشات کا ظہور بھی شروع ہوچکا ہے ۔ اسلام دشمنوں نے جس انداز میں نفاذ شریعت کے اعلان پر غوغا آرائی اور طوفان بدتمیزی شروع کردی ہے تو نہ ہم اسکے حق میں ہیں اور نہ اسلام کو سیاست کیلئے ہمیشہ کیطرح اس بار بھی استعمال کرنے کے حق میں ہیں۔یہ ایک پل صراط جیسا نازک موضوع ہے ۔ جس پر مولانا مدظلہ نے اپنے بیان میں توازن کے ساتھ چلنے کا راستہ اختیار کیا ہے ۔ اور یہی جمعیت اور ہمارے ادارے کی پالیسی ہے ۔ (ادارہ)

وزیراعظم کے اسلامی آئینی ترمیم کے اعلان پر مولانا سمیع الحق صاحب کا رد عمل

جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق صاحب نے وزیراعظم نواز شریف کے قرآن وسنت کے سپریم لاء بنانے کے اعلان کا بحیثیت مجموعی خیر مقدم کیا ہے مگر ساتھ ہی مطالبہ کیا ہے کہ

اس آئینی ترمیمی بل کو طول طویل دورازکار طریق کار اور ضوابط وقواعد کے رحم وکرم پر نہ چھوڑا جائے بلکہ جس طرح چودھویں آئینی ترمیم میں اپنے اختیارات کو بڑھاکر صدر کے اختیارات سلب کرنے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر راتوں رات ترمیم منظور کرائی گئی ایسے ہی ہنگامی بنیادوں پر اس بل کو منظور کرایا جائے کیونکہ قرآن وسنت کی بالادستی سے کونسے مسلمان ممبر کو انکار ہوسکتا ہے؟ اگر ایسا نہ ہوسکا تو ہم سمجھیں گے کہ یہ صرف ایک " لولی پاپ" ہے اور نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ مولانا سمیع الحق صاحب یہاں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں علماء اور کارکنوں سے اپنے ابتدائی ردعمل کا اظہار کررہے تھے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت کی اصولی پالیسی اور سیاست کا محور نفاذشریعت ہی رہا ہے اور مارشل لاء دور میں بھی ہم نے صرف اسلامی اقدامات کی تائید کی ہے۔ اور جونیجو کی نان پارٹی سسٹم اسمبلیوں میں بھی شریعت بل پیش کرکے ایک طویل جنگ لڑی ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ اسمبلیوں میں ہمیں تلخ تجربہ ہوا ہے اور ہمارے پیش کردہ شریعت بل کو دس بارہ سال تک اسمبلیوں نے کمیٹیوں کے ذریعے لٹکائے رکھا اور جب نوازشریف نے مجبوراً اسے منظور بھی کردیا تو اسکی ہوا ایسی نکال دی کہ وہ کسی تبدیلی کا ذریعہ نہ بن سکا۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ آئینی ترمیمی بل کو اصل شکل میں دیکھنے کے بعد حقیقت معلوم ہوگی۔ کہ کہیں ایک ہی سانس میں بالادستی کے دفعات کو اگلے دفعات میں کالعدم تو نہیں کردیا گیا جیسا کہ پہلے پاس شدہ شریعت بل میں پہلے دفعہ میں قرآن وسنت کی بالادستی کا ذکر ہے مگر اس کے فوراً بعد یہ قدغن لگادی گئی کہ بشرطیکہ اس سے موجودہ مروجہ سیاسی نظام کا سارا ڈھانچہ، اقتصادی نظام اور عدالتی نظام متاثر نہ ہو تو ایسا کرنا ایک ہی سانس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار اور پھر اسکی نفی کے مترادف ہوگا۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ اسلامی نظام کی طرف اگر نوازشریف خلوص دل سے قوانین، اور آئینی ترامیم یا آرڈنینسوں کے ذریعہ کسی طرح بھی پیش رفت کریں گے تو بحیثیت مسلمان اور ایک دینی جماعت کے ہم اس کا خیرمقدم کریں گے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ مجھے پرسوں علی الصباح ۲۶ اگست کو صدر پاکستان جناب رفیق احمد تارڑ صاحب نے نیند سے جگاکر ٹیلی فون پر خبر دی اور فرمایا کہ میں یہ مژدہ سب سے پہلے آپ کو سنانا چاہتا ہوں تو میں نے انہیں کہا کہ آپ کی موجودگی کو ہم نیک فال سمجھتے رہے ہیں اگر واقعی کوئی عملی قدم اٹھتا ہے تو اس میں آپ کا بھی بڑا حصہ ہے اور آپ مبارکباد کے مستحق ہوں گے۔ مگر اللہ کرے کہ یہ صرف " لولی پاپ" اور ماضی کی طرح خوشنما وعدے نہ ہوں بلکہ عملاً معاشرہ میں انقلاب کا ذریعہ بن سکے کیونکہ ہم خوشنما وعدوں اور محض ظاہری اعلانات کے ڈسے ہوئے ہیں۔